۱۲ / ۸ / ۱۴۳۴ھ
۲۰ ــــــ ھ

۹۰ / ۲۹۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام دریں مسئلہ کہ:
زید نے بکر پر اپنا پلاٹ بواسطہ دلال (خالد) کے ستر ہزار روپے
کا بیچا، پھر مشتری بکر کو پیسوں کی ضرورت ہوئی تو اس نے دلال (خالد) سے کہا کہ میرے
ستر ہزار مجھے واپس کردو اور یہ پلاٹ اصل مالک کو واپس کردو۔ (یعنی بیع فسخ کرلی) تو خالد
نے وہ پلاٹ کسی دوسرے شخص (غیر مالک) پر مثلاً ایک لاکھ روپے کا فروخت کیا اور
مشتری اول بکر کو اس کے ستر ہزار روپے واپس کردیئے، اب جب مشتری ثانی نے کاغذات
کا مطالبہ کیا تو دلال (خالد) اصل مالک (زید) کے پاس کاغذات طلب کرنے آیا، دریں اثناء زید
کو ساری صورتحال کا علم ہوگیا تو اس نے کاغذات دینے سے انکار کردیا، معاملہ چلتا رہا، بالآخر
مالک (زید) اور دلال (خالد) دونوں اس بات پر راضی ہوئے کہ دوسری بیع میں جو نفع ہوا ہے اس
کے تین ثلث بنائے جائیں، ایک ثلث مجھے (اصل مالک کو) دیا جائے، ایک ثلث آپ رکھ لیں اور
ایک ثلث مشتری اول (بکر) کو دیا جائے، تو دلال (خالد) اس پر راضی ہوگیا، اور کاغذات لے گیا،
بعد ازاں وہ مالک اور مشتری اول کو مشروطہ رقم (ثلثِ نفع) دینے میں ٹال مٹول کرتا رہا، حتی کہ وہ
منکر ہوگیا کہ ہم نے اس قسم کا کوئی معاہدہ کیا تھا۔
اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ مشتری اول نے جب دلال سے کہا تھا کہ
"یہ مکان واپس اصل مالک کو دے دو اور اس پر فروخت کردو" تو دلال کا غیر مالک پر یہ پلاٹ
فروخت کرنا جائز ہے یا نہیں؟ ۔۔۔ کیا یہ بیع (ثانی) شرعاً صحیح و منعقد ہوا ہے؟ ۔۔۔
اگر ہے تو پھر مالک کا ثلثِ نفع اپنے لئے لینے اور ثلثِ نفع مشتری اول کو دینے کا مطالبہ کرنا
شرعاً جائز و درست ہے یا نہیں؟ ۔۔۔ دونوں صورتوں میں (جائز ہونے اور نہ ہونے کی صورت
میں) دلال کا وعدے کی خلاف ورزی کرنا اور اس معاہدے سے منکر ہو جانا شرعاً کیسا ہے؟
آیا وہ شرعاً اس بات کا پابند ہے کہ مشروط معاہدے کے تحت ثلثِ نفع اصل مالک
اور ثلثِ نفع مشتری اول کو دے؟ ۔۔۔۔۔۔

المستفتی: امان اللہ خان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الجواب حامداً ومصلیاً

صورتِ مسئولہ میں اولاً جب بیع تام ہوگئی تو اس کے بعد جب
بکر نے پلاٹ واپس کرنے کی غرض سے دلال (خالد) کو کہا "یہ پلاٹ اصل مالک
کو واپس کردو" تو شرعاً اس کا یہ کہنا لغو ہے، کوئی معنی نہیں رکھتا، اس
لئے کہ یہ اقالہ کیا گیا ہے لیکن یہ اقالہ شرائط کے نہ پائے جانے کی وجہ سے درست
نہیں ہوا کیونکہ شرائطِ اقالہ میں سے جانبین کی رضامندی اور ایک مجلس میں ہی
معاملہ کو فسخ کرنا بھی ہے، جو کہ اس صورت میں مفقود تھا۔ لہٰذا جب

اقالہ ہی نہ ہوا تو بکر بدستور اس پلاٹ کا مالک ہے۔ چنانچہ خالد کا اس کو بیچنا فضولی کی بیع شمار ہوگا، جس کا حکم یہ ہے کہ اس بیع کو اگر بکر نے جائز قرار دے دیا تو یہ بیع نافذ ہو جائے گی اور اس صورت میں اس بیچے گئے پلاٹ کی کل قیمت یعنی ایک لاکھ کا حقدار بکر ہوگا، خالد کا اس میں کچھ حق نہیں۔ اور اگر بیع کو بکر نے جائز قرار نہ دیا تو خالد پر لازم ہے کہ مشتری ثانی کو ایک لاکھ روپے واپس کر کے پلاٹ بکر کے حوالے کرے۔

چنانچہ: اس پورے معاملے میں خالد کا مذکورہ طریقے سے پلاٹ فروخت کرنا دھوکہ اور خیانت شمار ہوگا وہ اپنے اس فعل پر توبہ کرے اور اوپر ذکر کردہ طریقے کے مطابق عمل کرے۔

اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جب بیع ثانی درست ہی نہیں ہوئی تو زید کا مذکورہ طریقے سے نفع کی تقسیم کا مطالبہ بھی درست نہیں ہوا۔

[الإقالة] هي (رفع البيع وتصح بلفظين ماضيين أو أحدهما مستقبل وبلفظ استخلت وتركت وتاركتك ورفعت و بالتعاطي كالبيع وتتوقف على قبول الآخر) في المجلس.

وفي رد المحتار تحت قوله (في المجلس) فلو قبل زوال المجلس أو بعد ما صدر عنه فيه ما يدل على الإعراض لا تتم الإقالة ابن ملك.

وفي القنية: جاء الدلال بالثمن إلى البائع بعد ما باعه بالأمر المطلق، فقال له البائع: لا أدفعه بهذا الثمن فأخبره المشتري فقال: أنا لا أريد أيضا، لا ينفسخ لأنه ليس من ألفاظ الفسخ، ولأن اتحاد المجلس في الإيجاب والقبول شرط في الإقالة ولم يوجد.

(الدر المختار مع رد المحتار: كتاب البيوع، باب الإقالة، ۷/۳۳۹، ۳۴۱، رشيدية)

وشرط صحة الإقالة رضا المتقائلين والمجلس.

(الفتاوى العالمكيرية، كتاب البيوع، الباب الثالث عشر في الإقالة ۳/۱۵۷، رشيدية)

الفضولي: من يتصرف في حق غيره بغير اذن شرعي كل تصرف صدر منه وله مجيز حال وقوعه العقد موقوفا.

وفي رد المحتار تحت قوله: (العقد موقوفا) أي: على إجازة من يملك ذلك العقد ولو كان العاقد نفسه، بيانه ما في

(جاری ہے)

الرابع والعشرون من جامع الفصولين باعه أو زوجه بلا إذن ثم أجاز بعد وكالته جاز استحسانا.

(الدر مع الرد، كتاب البيوع، فصل في الفضولي، ٧/ ٣١٨، رشيدية)

(البحر الرائق، كتاب البيوع، فصل في بيع الفضولي، ٧/ ٢٤٥، رشيدية)

الخراج بالضمان يعني ان من يضمن شيئا لو هلك ينتفع به في مقابلة الضمان.......... الغرم بالغنم يعني أن من ينال نفع شيئ سيتحمل ضرره.......... والنعمة بقدر النقمة والنقمة بقدر النعمة.

(شرح المجلة لخالد رستم الأتاسي، المادة ٨٥، ٨٧، ٨٨، ١/ ٢٤٠، ٢٤٥، ٢٤٧، رشيدية). فقط

والله تعالى أعلم بالصواب

كتبه

محمد راشد ڈسکوي

المتخصص في الفقه الإسلامي

بالجامعة الفاروقية بكراتشي

٣٠/ ٨/ ١٤٣٠هـ

الجواب صحيح

سميع الله

١/ ٩/ ١٤٣٠هـ

الجواب صحيح

[illegible] عفى الله عنه

١/ رمضان/ ١٤٣٠هـ

الجامعة الفاروقية [illegible] كراتشي (پاکستان)